شرق عربی کی بیداری مغرب کی نگاہ میں

آج کل شرق عربی میں سیاسی، مذہبی اور وطنی تحریکات کی وجہ سے جو عام بیداری پائی جاتی ہے اس نے مغرب کے مفکرین کو کس درجہ سراسیمہ کررکھا ہے اُس کا اندازہ اقتباساتِ ذیل سے ہوگا۔ خدا کرے مغرب کے یہ خطرات صحیح ثابت ہوں اور شرق عربی پھر اپنی عظمت رفتہ کو واپس بلالے۔

عجب کیا ہے جو بیڑہ غرق ہوکر پھر اُچھل آئے   کہ ہم نے انقلاب چرخ گرداں یوں بھی دیکھے ہیں

جرمنی کا مشہور سیاسی اہل قلم پال شمٹز (Paul Schmitz) اپنی کتاب (All-Islam! Weltmacht Von Morgen) میں لکھتا ہے "موجودہ واقعات کے پیش نظر وثوق سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ عالم عربی و اسلامی کا مستقبل نہایت روشن ہے۔ اور اس کے برعکس یورپ کا مستقبل بہت تاریک نظر آتا ہے، اور افسوس یہ ہے کہ خود یورپ ان خطرات سے بالکل بے خبر ہے۔ اب عیسائی اقوام میں وہ رشتۂ اخوت باقی نہیں رہا جو پہلے تھا ہم مذہب ہونے کے باوجود ایک عیسائی قوم دوسری عیسائی قوم کی تشنۂ خون ہورہی ہے۔ اس کے بالمقابل تمام دنیائے اسلام عرصۂ دراز کے افتراق کے بعد پھر ایک اتحاد عام کی طرف اقدام کررہی ہے اور مختلف اسلامی جماعتوں میں عام بیداری اور تعاون باہمی کا زبردست جذبہ پیدا ہورہا ہے۔

جرمنی کے ایک دوسرے سیاسی مصنف جزلہر ورسنگ (Giselher Wirsing) نے حال ہی میں "انگریز اور عرب و یہود فلسطین میں" Engländer-Juden-Araber in Palästina کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے وہ اعراب فلسطین کو بہادری کی داد دیتے ہوئے لکھتا ہے " یہ عرب صرف چند جماعتیں نہیں ہیں، بلکہ یہ لوگ عنقریب ایک مہذب منظم جنگی تربیت یافتہ اور تجربہ کار مشرقی فوج میں تبدیل ہوجائیںگے جن کی تعداد جنرل فرانکو

کی فوج یعنی تیس ہزار افواج سے کسی طرح کم نہیں ہوگی۔ یہ عرب بڑے بہادر ہیں۔ انہوں نے بے سروسامانی کے باوجود تین شہروں کو چھوڑ کر فلسطین کے بقیہ شہروں پر قبضہ کر ہی لیا تھا۔ بہرحال عربوں کی یہ تحریک آسانی کے ساتھ نظر انداز کر دینے کی چیز نہیں ہے مستقبل قریب میں یہہ حیرت انگیز نتائج کا سبب ثابت ہوگی۔

فرانس کا ایک مقالہ نگار موسیو اڈورڈ بونفس (Edouard Bonfous) فرانس کے رسالہ "Revue politique et parlementaire" کی اشاعت ستمبر گذشتہ میں لکھتا ہے "اب یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی ہے کہ شرق ادنیٰ کی عام بیداری امن کے لیے سخت خطرناک ثابت ہو رہی ہے اور ڈکٹیٹر شپ اور جمہوریت کی آویزش نے اس خطرہ کو اور زیادہ قوی کر دیا ہے۔ اس بیداری سے شرق ادنیٰ میں ایسی بارود تیار ہو رہی ہے کہ ذرا آگ لگتے ہی وہ شرق ادنیٰ کی بڑی بڑی اجنبی حکومتوں کو بھک سے اُڑا دیگی۔"

ایک اور انشا پرداز مری ٹیٹوس (Murray Titus) اپنی کتاب "The Young Moslem looks at life" میں لکھتا ہے "عہد حاضر میں عرب اور اسلام کی بیداری ہماری توجہات کی سب سے زیادہ مستحق ہے۔ اس بیداری کی روحانی حیثیت سب سے زیادہ اہم ہے۔ اس وقت عرب و اسلام کی تمام روحانی طاقتیں مغرب کے خلاف ایک محاذ پر جمع ہو رہی ہیں جو ایک عظیم الشان انقلاب کی خبر دیتی ہیں مستقبل میں اس بیداری کے نتائج بہت اہم ثابت ہونگے۔"